



چرگوٹھم با تو گر آئی چھاو قادیان میں  
بدر قادیان ۲۸۸  
دو اپنی شغایں غرض دار الامان  
مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ  
جلد ۱  
نمبر ۱۲

**اطلاع از جانب صدر انجمن**  
برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت سیدی و مولائے عالی جناب مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تبارخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۷ھ میں صابجاں النجیۃ والسلام مطابق ۲۶ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت طہ نامی صبح کے بمقام لاہور احمدیہ گیمین اس دار فانی میں جہانمہ پر آئی سیاری اسہال رحلت کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے جنازہ ... بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے نکال لایا گیا۔ اور شیش گیارہ رات کے آخری حصہ میں اجاب جنازہ کو اپنے کندہ ہون پر و تھما کر قادیان لائے۔ اور دار الامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان تبارخ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء مقبرہ ہشتی میں دفن کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الامت کے مطابق حسب مشورہ معتدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان داتا گرام حضرت مسیح موعود و مہدی موعود پر اجازت حضرت ام المؤمنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین بناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ بشیر الدین صاحب احمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (افراد) کمال الدین) موت آگے یا نکل اچانک تھی۔ اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا۔ تاہم انبالہ۔ جالندھر۔ کپورت تھلہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ جموں۔ گجرات۔ بٹالہ گورداسپور مقامات سے معزز اصحاب آ گئے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا۔ حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ راجا عتوں کے اصحاب اور دیگر کل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلمہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔ جن دن کے متعلق سر دست یہ لکھا جاتا ہے کہ تم قسم کے چلے جہین چندہ انگریز خانہ بھی شامل ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول منتخب جہادین۔ بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

خواجہ کمال الدین یا سید کریم رومی انجمن احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَاطِیْکَ لَہٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ تین بار

بآج میں نور الدین ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز قرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اپر عمل کرنا کی کوشش کروں گا اور شاعت الاسلام میں جان و مال بقدر وسعت و طاقت کربہ رہوں گا اور اتقان

زکوٰۃ بہت احتیاط سے کروں گا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کروں گا۔ (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب الذی الذی الذی (توبہ) زبانی اذنی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاعف عانی فذنی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ ترجمہ۔ امیر کرتا ہوں اپنی جان بظاہر کیا اور میں اپنی گنہگاروں کا توبہ کرتا ہوں توبہ کرنے کی تیرے سوا کوئی نہیں ہے اور انہیں



## وصال حبیب

جلد آپاری سے ساتی اب کچھ نہیں ہو باقی

دے شہرت تلافی حرم مہوایی جو

۲۴ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجھن تلخ خبر کے مین نے مختلف شہروں کے دوستوں کے نام پر وقفہ بھر کر ناظرین پر یہ پیکے ہون گے جلدی میں اس وقت جوہر ان الفاظ میں بھی گئی تھی۔ کہ خدا کا سیح اپنا کام پورا کر کے ہو۔ باقی حصہ دوسروں کی واسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھڑ کر آج اپنے خدا سے ملا۔ یہ کھڑے ہوئے خود تک کے طرز پر رکھے گئے تھے۔ مگر چند ستون کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے تعلق کو کبھی تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ معنون نکھا جاتا ہے۔

باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ کا انبیاء کی وفات کی ہے اس کے سوا سبقت ہو جائیو اس میں اور سرور انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ مگر علیہ السلام سب فوت ہو گئے ہی تو ہم سے سنتہ اللہ جاری ہے لہذا زندہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو جس اصلاح کی واسطے بعوث ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان رحمت میں اور انسان ایک دن مرتے ہیں اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے ہی تو حید کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے۔ ساپنے زمانہ رسالت کا اکثر حصہ انھوں نے ہی میں گزارا۔ آپ کی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپ کی آخری تقریر جس سے (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون شہر میں لاہور میں پڑھی جاوے گی) اس میں ہی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر میں ایسی پزدور تھی کہ یورپ امریکہ میں ہی خود خود ایک ایسی ہوا جل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں۔ اور آخر

مشہور حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب تاملان کے تدریس اور ہم مطبوعہ۔ فروری ۱۹۵۸ء میں لکھا تھا۔

مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے ہی اس بات کا ثبوت دیدیا کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جائیو لایا تھا اور فوت ہو گیا۔

یہی کچھ حکمت الہی ہے۔ کہ انبیاء قبل از وقت وفات کے مجبور اور خدام پر اوں کو

لیڈ کی وفات ہمیشہ ایسے وقت میں واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ سبب محبت کے اور سبب بغض آئندہ ہونوالے امور کے انتظار کے دکھ بھی اُمید کرتے تھے۔ کہ اب خدا کا رسول جملہ درمیان میں سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو ذبحوں کے پہنچے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیں گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوئی اور دنیا سے چل گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توجہ حل ہوا۔ اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں کہ بقول عیسائیوں کے تو زمین سل کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور مداخل اوں کا پنج جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی میں گزارنا ہی وہی صورت نامیدی کی کہتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمرؓ کو اریک کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہہ گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا جو میں اس کو قتل کر دوں گا۔

انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت کیون سمجھی جاتی

یہ سبب ہوا کہ تمہارے کہ خدا اقلے کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اس کے متبعین کے متعلق ہوئے ہیں۔ اوں کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہیں ہوتی۔ کہ اوں میں سے کون کون سے وعدے اس کی زندگی میں پورے ہو جائیں گے اور کون سے اس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ ہی خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی میں پورے ہوئیو اس لیے میں لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہوں اور اس نبی کی وفات بہتوں کی واسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسری کے ملکوں کے فتح ہو جانے وغیرہ کے وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کہ نبی میلہ نام زندہ ہوئے تھے اس واسطے صد عجب ایسے محنت مبتلا میں پڑے

کہ فوراً مرتد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اوں کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

وفات مسیح موعودؑ

قریباً ایسا ہی صدر خدا کے اس زمانہ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الہی کے مطابق پچھتر سال تک پہنچی اور خدا کا کی موعودہ پیشگوئیوں پوری ہوئیں اور ہزار انسان ظاہر ہو چکے اور لاکھوں انسان راہ ہدایت پر آپ کے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینوں کی بے نیازی کرنے کے جس کام کی واسطے ہمارا مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت کچھ پیشگوئیوں میں آگے ذکر آئے گا۔ یہ ظاہر کرنی ہیں کہ آپ کی وفات کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم میں سے کون جانتا تھا کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو ہی اپنے دل میں لانا جانتا تھا۔ وفات کے چتر روز پہلے ابھو الہام ہوا تھا۔ کہ الرحیل تھو الرحیل والموت حجاب۔ یعنی اب کو چھ وقت آگیا۔ ہاں کو چھ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے۔ باوجود اس کے صبح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ معنی کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوقت میں گذرنا تھا اس وقت ہی نادان لوگ بعض پیش گوئیوں کے متعلق اعتراض کریں اور جس لوگ سیدہ بی بی حضرت ہو کر پڑے ہو دیں لیکن یاد رہے کہ خدا اقلے نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتیں سچی ہیں۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگا یا جاتا ہے۔ جب ہزار انسان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ میں نہ آوین۔ تو اس سے کوئی اعتراض دار و نہیں ہو سکتا۔ دیکھو۔ کوئین جو ہزار ہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے اگر کسی اور خارجی سبب کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہوا معلوم ہوتا تو اس سے یہ نتیجہ نہ ان حماقت ہوگی۔ کہ کوئین بخار طن کے واسطے مفید نہیں ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئی

آپ کی اس وفات کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیوں کی جیسا کہ تین جنہیں سے بعض انبیا و اخصار اس جگہ کی جاتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے بیس سال زائد عرصہ گذرنا جب شائع ہوئی تھی اور جس کے مطابق آپ نے قریباً پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔



۲۔ لاہور جلسے سے پہلے انکو الہام ہوا تھا کہ  
مباحثہ امین از بانہیے روزگار  
اور لاہور میں یہ الہام ہوا تھا۔ مکن تخیلہ بر سر ناپائیدار  
۳۔ ۱۶۔ اپریل ۱۹۸۱ء کو الہام ہوا تھا۔ ماتم کدہ۔ اور تخیل  
ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا۔

۴۔ لاہور میں وفات سے چھ روز پہلے الہام ہوا تھا۔

الوحید ثم الوحیل - الموت قریب

یعنی کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس الہام  
کا پہلا حصہ اخبار بدین حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا  
تھا۔

۵۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۱ء کو الہام ہوا تھا۔

سائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر وما یقہ  
اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۴ کو یہاں قادیان  
میں پونچا اور مقبرہ بدشتی میں انکو دفن کیا گیا۔ اس الہام کے  
ساتھ خدا تعالیٰ کا بانی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے  
کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

۶۔ ۱۳۔ پانچ ستمبر ۱۹۸۱ء کو انکو الہام ہوا تھا۔ کہ اجماع  
ان مملوکوں۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں چنانچہ  
ایسی ہی اتفاق واقع ہوئے۔ کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق  
طیار کیا گیا تھا۔ اور بالکل آپکو صندوق میں رکھا گیا۔ مگر پھر  
صندوق سے نکال کر صرف عنین میں پیشا ہوا اور یہاں قادیان  
میں چار پائی پر اٹھا کر لائے۔

۷۔ اسی تاریخ کا الہام ہے۔ انت الذی اصاب الی دوحہ  
تو وہ ہے۔ جسکی طرح میری طرف اشارہ آئی ہے۔

۸۔ ان کے علاوہ رسالہ انصافیت میں جو ۲۰ جنوری ۱۹۸۲ء  
کو شائع ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے صاف انکی یا ہے۔ کہ  
اب میری اجل قریب آگئی ہے۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے  
ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۹۔ پھر اس رسالہ انصافیت میں لکھا ہے "خدا نے مجھ  
میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے  
میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں  
اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلائے  
کے بعد تمہارا عمارت آئینہ کار .... اور مجھے ایک جگہ  
دکھائی گئی کہ یہ میری قبر کی جگہ ہوگی۔

۱۰۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کو آپ کو الہام ہوا تھا کہ

خدا نے اُسے لیا  
وقت رسید

غرض اس قسم کے بہت سے الہامات میں  
جنہیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے  
ہیں حسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے  
جاویں گے۔

آپکے وصال لاہور میں ڈاکٹر سید  
تجمل کوٹھنوی تھیں

پرساڑ سے دس بجے کے قریب ہوا تھا کوئی اڑائی بجے  
تک غل میں نے اور کفن پہنانے سے فراغت ہو گئی تھی  
تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس  
کے بعد جن درجن احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت  
کیوں سطر آتے رہے چار بجے کے قریب ایک جنازہ  
احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تھی۔ کندھوں پر اٹھا  
کر ریل پر لائی یہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام  
کیا گیا تھا۔ اور پہلے چلے گئے کے قریب جو گاڑی لاہور  
سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موجود  
اور تمام خدام جنہیں سے بعض کے نام حاشیہ میں درج

۱۔ سید عبدالجبار برہی۔ پیر منظور محمد۔ اہل بیت حضرت  
اقدس بندہ صاحبزادگان۔ حضرت میر ناصر نواب۔ خدایا  
ڈاکٹر سید محمد حسین۔ محمد صوفی (مقام) عطو بن عبدالغفر  
مغل۔ مفتی فضل الرحمن۔ اہل بیت۔ عبدالکرم کپاڑی  
ڈاکٹر بھوقہ سب بیگم۔ حضرت مولوی نور الدین۔ حضرت مولوی  
محمد احسن۔ حافظ احمد۔ سید محمد حسین قمری۔ بابو  
غلام محمد۔ غلام محمد۔ الدین۔ شیخ شمس الدین۔ نور احمد  
صاحب علی۔ میر محمد سعید۔ نور احمد۔ نور احمد۔ نور احمد۔

چوہدری فتح محمد۔ بابو عبدالحمید۔ ملک مبارک علی۔ عرب  
عبدالحمید۔ چوہدری ضیاء الدین۔ چھانڈ احمد۔ عبدالحمید  
ظفر احمد۔ دلی احمد۔ عبدالرحمن وغیرہ طالب علمان نظام قادیان  
محمد عارف۔ نقار محمد۔ سید محمد عارف۔ شیخ کریم احمد  
سید حیدر شاہ۔ الہی بخش۔ مرزا عبدالنجش۔ منشی عزیز دین  
عبداللہ نقیب۔ مرزا عبدالغنی۔ عبدالعلی۔ محمد رفیع  
شادی خان۔ جنیل احمد۔ مولوی عبدالرشید۔ احمد نور  
نور محمد۔ محمد حسین کاتب۔ سید گلزار حسین۔ قاضی  
محمد ظہیر الدین۔ عبدالحمید طالب علم۔ محمد صادق طابع  
مرزا محمد اسماعیل۔ نور احمد۔ عبدالرحمن۔ بابو محمد شرف  
بی۔ لے۔ ماسٹر محمد شریف بی۔ اے۔

بہت سے مددگار اور ہمارے ہی ساتھ تھے

میں جاکر روانہ ہوئے۔ راستہ میں امرت سر سے بہت  
سے احباب مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر  
عبداللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے۔ رات کو دس بجے  
کے قریب جاکر جنازہ پڑھا اور اس میں ۱۰۰۰ کے  
پاس خدام موجود رہے۔ صبح کے دس بجے کے قریب  
بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ لے کر صبح انڈین  
کے قریب قادیان پہنچ گئے۔ ایک جنازہ باغ میں رکھا گیا  
اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام  
احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپ کے ۱۰۰۰  
پر بیعت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آئے گا) قبل نماز عصر  
تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنہیں سے بہت سے  
سیالکوٹ۔ وزیر آباد اور کپور تھلہ اور دیگر مقامات سے اگر  
شامل ہو گئے تھے۔ جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت مولوی  
صاحب نے ایک وعظ کیا جس میں ضرورت امام اور آئندہ ضرورت  
پر تقریر فرمائی۔ بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے  
بعد جنازہ شریع کے مکان میں رکھ کر تمام دستوں کو زیارت کرائی گئی  
اور وقت قریب بارہ سو کے موعود متجمع تھے

۲۔ اس کے انکو قبر میں رکھا گیا۔ اور خدا کے پہنچا گیا  
اور اسے خدا ہمارے گنہگاروں کی بخشش میں لکھی گئی تھی  
وعدا ہے میرے میں جس نے جو جو عت بانی ہے۔

اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کر دے اور کونیک اور پاکیزہ  
نور بنے بنا اور اس کو روزنا فریق ترقی عطا کر امداد و قوت  
ہم میں بھیج جس کام کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہم کو اپنے  
امام کی تعلیم پر اور اس کے جانشین کے احکام پر عمل  
کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے کزور بند بھین  
اور توفیق تو تانا اور ہم کر بنے والا خدا ہے اور سہی کچھ  
تیرے آگے آسان ہے۔ آمین۔

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس  
بعد اہل بیت و خدام ایک بار سے ملا

میں مقیم تھے۔ اسی اثناء میں یہ تجویز ہوئی کہ آپ لاہور میں  
ایک بلیک ٹیکسٹ ہو چنا پڑا اس ٹیکسٹ کے لکھنے میں آپ معروف  
ہو گئے اور دنیا کا آپ کی عادت تھی آپ سے وہی عادات  
میں باکسل الگ میٹر کر بہت قہر اور محنت کے ساتھ صرف  
ہو جایا کرتے تھے۔ اس ٹیکسٹ کے لکھنے میں آپ بہت مشغول  
ہو گئے۔ ۵۵ منشی پر کے دن آپ فریسا سارا من لکچر  
کے لکھنے میں مشغول رہے۔ چنانچہ شام تک اس عنوان کو  
ختم کیا۔ طبیعت پر سہ سکوڑ رہی اس سخت محنت کے



کہ جس نے ایمان کو از حد تقویٰ سے بچھڑا دیا۔ نیز میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 عظیم و متعالیٰ کے لئے جس کے درجہ است کو زیادہ کرے۔  
 اور غلاموں و خستوں کے لئے نزل کی دعا دعا ہے۔ فقط  
 خاکسار سیدہ بی بی خجندیہ صاحبہ زین العابدین علیہ السلام

ابن عباس کا صبر  
 شب و روز بی دریا و دریا کے آخری  
 حقیقہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی  
 تھی اور وقت بعض خدام کو آپ کے پاس بلالیا گیا تھا جن میں یہ  
 عاجز (محمود صادق ابلیس) بھی تھا اور اس وقت تک کہ قریب پانچ  
 گھنٹہ تک جب کہ آپ اپنے آپ کو ہذا کو سنا یا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس  
 وقت جو صبر و استقامت اللہ تعالیٰ نے دکھایا۔ وہ نہایت  
 کامیاب رہا۔ یہاں تک کہ حضرت امام المومنین نے نہایت ہی  
 صبر سے کام لیا اور ان کو یاد کر کے سوائے آپ کے کوئی  
 شخص کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ اس صبر سے خدا انہیں کو  
 نجات دے گا۔ یہ یعنی انسان نے تو آخر مرنا ہے اور یہ بددلی تو  
 ایک دن مقرر ہے لیکن خدام ہم پر ایسی ہو اور وہ ہم کو  
 نہ چھوڑے تو یہ کوئی پروا نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود  
 نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔  
 آپ کے مرنے پر ہی غلط ہے۔ یا حی یا قیوم دیگر ممبران  
 نے بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ حضرت میزنا صرغی  
 صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت  
 اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام  
 کیا۔

دیگر خدام کا صبر  
ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ مرنے  
اہل بیتؑ کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ  
نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزدع ذریعہ نہیں کیگئی کسی کے  
سورنہ سے کوئی شکوہ کیا۔ بے صبری کا کلمہ نہ نکلا ایسے مصائب  
کی وقت جس صبر کا تونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھایا کرتے  
ہتے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین  
صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب  
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد حسن  
صاحب دیگر تمام خدام صبر و استقلال کے ساتھ خدمت  
کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے  
مخالفین آتے رہے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے رہے  
اور یقین نہ کرتے تھے کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چغیز  
مار کر دوتا ہوا اور آدھ بکاہ میں مصروف کوئی نہ دکھائی دیتا تھا  
یاد رہے۔ کہ جیسا کہ  
حضرت محمد علی علیہ السلام  
سید قیامت تک زندہ رہے



خاتم النبیین تھے اور آپ تریسٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے  
جاملے تاجم آپ قیامت تک زندہ رہیں کیونکہ آپ کے فیوض اور  
برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ بھی نہ مرے گا۔ اسی طرح  
حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود  
خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص دلی نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ  
جو آپ کا سچا بیعت اور فرمان بردار اور آپ کے انوار سے  
برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ  
پیدا ہوتے رہیں گے۔ جان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود  
ہو کر خدا تک پہنچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔  
پس حضرت مرزا صاحب مرہن بن گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور  
قیامت تک زندہ رہیں گے۔

یہ امر سمجھنے کے قابل ہے کہ حق  
ہمارا مسیح فوت ہوا | مرزا صاحب کی حیات جہانی کا خاتمہ  
پروہ ہلاک نہیں ہوا | ایک بڑی بہاری کا سیلابی کو اچھا ساتھ  
لے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب  
 آدمی آپکا بیٹے ہیں اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی  
ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے وقت تک  
لین۔ پھر سینکڑوں دشمن آپ کے سامنے ہلاک ہوئے۔  
پھر سب کو مرنے والے نامرادی کے ساتھ غائب و غاسر ہو  
گئے۔ آپ نے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور  
آپ کے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم رہے  
اور یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہایت ہو گیا۔ کیونکہ ایسے  
بڑے رہنما کی موت خدا تعالیٰ نے اسے اسے سمجھا دیا  
اور گرسنے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت مسیح ایسا لفظ لکھا  
ہے۔ کہ اگر میں جو ہٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں گا یا کسی  
مخالفت کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا سو آپ کی اس قدر  
کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپ کے بعد آپ کے  
تایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم  
رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے  
ہن آپ فوت ہوئے اور آپ کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف  
ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ان بات  
کی مثال آپ کے مخالفین نے دیکھی جیسا کہ جہاں جہاں  
جو مسیح بننا تھا۔ مگر کئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا باوجود ان  
جو مسیح بننا تھا۔ مگر کئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور  
فکر دہی جس کے ہزاروں مرتبہ تھے اور جس کے

پاس کردہ دن رو پڑتا تھا حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فتنہ ہوا کہ  
اس کا نام و نشان سٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی  
انشاء اللہ ان مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک سید کذاب کی  
طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور ان کا کوئی نام پیدا  
باقی نہیں رہے گا۔

فوت ہوئے کہ تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو  
جانم ہیشہ سے ہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر  
ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ  
سے خدا تعالیٰ دنیا میں ایسے سلسلے قائم کر دیتا ہے  
کہ ان سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہو  
وہ ہمیشہ زندہ رہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امام  
مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود کے ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کا  
خلیفہ مسیح | جانشین وہ شخص ہے جس کے ہنڈ  
کے پیچھے خدا تعالیٰ نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا  
ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔  
تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین  
صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپ  
اتنے پر بیعت کر لی۔ اور کوئی سبے اتناقی واقع نہیں ہوئی  
پس نور نے کہ حضرت اقدس موعود کی زندگی میں ہی  
بہت لوگوں کی نظریں اس طرف جماعت کی تھیں۔ کہ جیسے  
دوستان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہوئے اور ان کو جانشین  
کا ہی ہے۔ چند لاکھ بابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو جانشین  
صاحب کے چھوڑے۔ یہاں تک کہ ان کو ان کے جانشین  
حضرت صاحب ہمارے درمیان میں ہے۔ ان کے جانشین  
تو یہ کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت  
لوگوں کو ایک ٹی میں پروئے اور ایک جگہ جمع کر دینے  
کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس  
سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے سے پیدا ہو  
پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض  
کی تھی کہ یہ قوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولوی  
نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالیٰ  
کی اور کو دے دے گا۔ اس واسطے کہ ہماری نظریں ہی یہ سلسلہ پورا  
اتحاد رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس  
کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید  
کی اور فرمایا کہ میرا اہل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب معروف  
کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات

کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد حسن صاحب حضرت مولوی  
صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر جو یہ لفظ بولا وہ یہی  
تھا۔ کہ آپ صدیق اکبر ہیں۔ حضرت کا جنازہ لائے ہوئے  
ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف اجاب کو دیکھنے کے  
واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھا رہا۔ یہی  
دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ  
حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور یہی سچ  
صاحب کے تھے مجھے اپنی ٹوٹ بک بین ایک یادداشت دکھائی چہرہ  
یہ الفاظ کہتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوة والسلام علی رسولنا محمد وآلہ  
ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول رب العالمین  
عالی جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ابوالدین بروح منست

بیعت سنتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔  
میر محمد سعید۔ حافظ احمد صاحب۔ حافظ محمد اسحق صاحب  
سید محمد لکھ صاحب۔ شیخ شہزاد صاحب۔ عبد الرحمن صاحب  
مخدوم محمد اسحق صاحب سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا  
خدا بخش صاحب۔

خدا بخش صاحب | قادیان میں اگر حضرت مولوی  
خط حضرت مولوی محمد حسن صاحب | محمد حسن صاحب کے ایک خط  
عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جس میں آپ کا اسم  
کی قیامت کا انوار مناجات اس کے الفاظ میں ہے۔ وہ خط سعید  
قول میں درج ہے۔ یہ خط مولانا نور الدین صاحب کے انبار میں  
درج ہوگا۔ وہ یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلياً  
حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامتہ۔ السلام علیکم  
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیة والاخلاص الذی فی سبیلہ  
قلبی صحتی ان اشیع هذه السطور فی الجرائد الثلاثہ  
بیدار والحقم وقدر فطر هذا الشعب العالم دمی هذا۔

یا امیر المومنین اعتقاد می ہوتا اول الامر فی جنابہ  
انک اللہ المسمی الموصود والشمع رمی بضع مرقہ ومشاد  
انک اخلاصہ فی المصاعف ایماناً واشدہم یقیناً واخونہم  
اللہ۔ کہما قال اللہ اولی۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء  
واعظمہم خیاراً والکثرہم مناقب وارفعہم درجۃ صفت  
المسمی الموصود۔ حین کذبہ الناس فلهذا اعتقدت الیک  
صدق ثابت۔ کہما قال اللہ تعالیٰ۔ والذین جاء



بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسموع  
والحمد لله المعبود وحده في حلال الانبياء الذي توافه  
الله تحت الفقه كما الصمد في اول بعثته يا علي في  
التي قبلك وما فعل الي ومطهر من الذين كفروا  
وجعل من الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة  
فان انت مصداق بقوله تعالى صدق به وخليفته الصديق  
في دين الله وامته فانما بايتك لتأييد الاسلام بقدر  
وسعى وطاقتي بالاحكام وصدق القلب على  
رغم المناقبات وكبت الكذابين ولا تتعت ولا تروى  
من اول الامر هذا الامر من الحق الله المسموع  
بالرفيق الاعلى وقلت لك في هذا ان مكلفاته انت  
صديق وانت صديقاً - من تابعوك نعم ما نعمت  
تفسير بعض الايات التي تفسر هاتلك المعاني وهذا  
امر من الناس فيما يشعرون من مذهب حردت  
هذا السطور لسلاهم الناس ان في قلبى خلاف هذا  
كلاد حاشا انت للمؤمنين اباد حيلته يصير ذلك  
عيا لا حملت افعال ماضة فنام من حد ومن يقبل  
على عقبيه فان ينصر الله شيئاً ويحيى الله الشاكين  
وانا مطيع لامرك في دين الله ايدك الله بنصره  
نورك الله صدرك بانوار اليقين يؤود الدين داتا  
ارجو من الجماعة ايها ان لا يهزفك منهم احد  
وانا اشهد ان وفات المسموع الموعود مشاهجة  
بوفات الانبياء والمرسلين الذين كانوا اولي العزم  
والهمة والاشاء الله تعالى ساكتب رسالة في هذا الباب  
ليضم على الناس ان وفاته من هذا الشأن كان خروجه  
انه ائمة بالانبياء وكافي الالهام جري الله في حلال الانبياء  
وعلم ذلك من الالهامات الكثيرة فادع لي يا امير المؤمنين  
ان يوفى في ذلك في ذلك - التحرير

مرکز ہذا السطور يوم الادب اور سابع عشرین  
من شهر محرم ۱۳۹۵ ع ۱۰۱۱ محمد احسن

جب حضرت بیوی صاحبہ المسموع  
درخواست بیکریت سے دریافت کیا گیا تو انہوں  
حضرت مولوی نور الدین صاحب  
صاحب موصوفت سے بڑھ کر کن اس کے قابل ہو سکتا ہو  
کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد  
صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ بلغمین رکھا  
ہوا تھا اور سب دوست ہی بلغمین جمع ہوئے تو اس وقت

اجاب کے اتفاق سے عاجز را تم (موصوفت غنی اللہ  
ایڈیٹر) کہے ہو کہ موصوفت ذیل تحریر پر مبنی جو حضرت  
مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
مخبرہ مصلیٰ علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم النبیین  
محمد المصطفیٰ صلی علیہ وسلم الموعود خاتم الاولیاء۔ آمین  
مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
مندرجہ رسالہ اوصیت مرحوم احمدا بن جن کے دستخط و ختم میں ثبت  
میں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین  
حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جویم سب میں سب  
اعلم اور اعلیٰ میں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ غلط اور  
قدیمی دوست میں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام  
اسوہ حسنہ قرار فرمایا ہے۔ میں۔ جیسا کہ آپ کے شعر  
پرخوش بودے اگر ہر یک ز ائمتہ نور دین بودے  
میں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقین بودے  
کے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے پر احمد کے نام پر تمام اعلیٰ جماعت  
موجودہ اور آئندہ منجانب سے ہیں اور حضرت مولوی صاحب  
موصوفت کا فرمان ہماری واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ  
حضرت اقدس مسیح موعود و ہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کا تھا۔

رحمت اللہ (مالک انگلش پریس لاہور) (مہاجر زادہ) مرزا  
محمود احمد (مفتی) محمد صادق غنی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہی  
سید محمد حسین اسسٹنٹ جرن لاہور۔ (مولوی) محمد علی  
(ایڈیٹر) ریو آف ریجنز۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا  
یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ جرن۔ مرزا  
خدا بخش۔ رئیس یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین ایل نائیں  
گجرات (مولوی) ماسٹر علی سید ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔  
(ڈاکٹر) عباد اللہ۔ امرتسری۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی  
(نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹہ) سید احمد لودھی۔  
سید حیدر شاہ قصور۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر)  
نامہ نواب۔ رحیمون نے اس موقع پر کہہ دیا کہ اس امر کی  
رفتہ میر دور در دور منہ ان الفاظ میں تالیف کی کہ ہم میں سے  
اب مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت

ملہ اس تحریر پر بہت تھکاؤ سیو فٹ ہو گئے تھے اور بعض بہترین  
اہلین جو چند ایک نام بطور غرض اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

مولوی صاحب موصوفت ہی ہیں) حافظ محمد الحق ڈراما گارٹر  
لاہور۔ عبدالعزیز ولد میان جہانگیر رئیس لاہور (ملک)  
سبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم الدین نابہہ۔ نبی بخش (سودا گارٹر)  
سید قاضی آل محمد امروہی۔ مفتی فضل احمد جموں۔ خلیفہ نور الدین  
جموں۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ حاجی الہی بخش  
سودا گارٹر۔ نور الدین چک نمبر ۲۴۳۔ خواجہ حبیب اللہ کٹھن  
حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورین ریکو پریس لاہور  
(قاضی) محمد ظہور الدین اکل۔ نواب خان گجرات۔ سید محمد خرف  
بی۔ اسے (ساکن پندداد خان) مولوی رحیم بخش تونڈی جنیٹکا  
سید عبد الجبار (ساکن برہما) سید ہدی حسین مہاجر۔ شہزادی  
ساکن نارس۔ چودھری اللہ او محلا نوالہ۔ بابو نور الدین چھادی لاہور  
ڈاکٹر شہزاد احمد اسسٹنٹ جرن بہرہ۔ ڈاکٹر محمد یونس گجرات  
ستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدر آباد دکن خلیفہ  
رجب الدین لاہور۔ میان محمد شریف بی۔ اسے مختار  
رہبی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے  
ہیں۔ بیعت اول کی وقت جو بلغمین میں ہوئی تقریباً ۱۲۰۰ آدمی تھے۔  
مذکورہ بالا تحریر کے پڑ جانے

### پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

کے بعد حضرت مولوی صاحب  
موصوفت نے کہے کہ ایک تقریر دہائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ  
میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا  
واہمہ نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تھا  
کہ حضرت کا صاحبزادہ میان محمود احمد جانشین بنے۔ اور اسی واسطے  
میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میرا نام نواب صاحب جو حضرت  
کے واسطے جلسے ادب تو یا نواب محمد علی خان صاحب جو  
حضرت کی فرزندہ میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن  
صاحب جنہوں نے اس قدر نصائح تائید حضرت میں کہیں  
یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی  
جائفتاشی کی یا سید میر عابد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں  
ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ یہ بوجہ میرے پڑا لا جائے۔ کیونکہ میں اپنے میں  
اس کے اہلانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب کہ بلامیری  
خواہش کے یہ بار میرے سر سے گئے میں ڈالا جاتا ہے اور موت  
سب مجھے مجبور کرتے ہیں۔ تو اس کو نہ اعلیٰ کے کی طرف سے  
سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دوستوں سے  
دعا کی ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں۔ ممکن ہے کہ  
بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف  
ہو جائیں اگر تم خلیفہ ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مالا تو میں اسے  
منظور کرتا ہوں۔ تم پہر ہی سچ ہو۔ اور جن کے نام میں نے



بہار ہندو سہ ماہی ۲۲ جلد ۴  
بہار ہندو سہ ماہی ۲۲ جلد ۴  
بہار ہندو سہ ماہی ۲۲ جلد ۴

بہار ہندو سہ ماہی ۲۲ جلد ۴  
بہار ہندو سہ ماہی ۲۲ جلد ۴  
بہار ہندو سہ ماہی ۲۲ جلد ۴

لئے میں اور میں کسی کو اپنا امیر بنالو۔  
یہ تقریر (جوانشاہ) اسد اللہ صاحب اسی صوفیہ کے کام سے  
شرع ہوتی ہے نہایت ہی رقت آمیز تھی اس پر سب بالاتفاق کہا  
کہ ہم آپ کے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر بنیں اور  
ہمارے سر پرست بن جائیں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور  
بیعت اہل میں قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

**عورتوں کی بیعت**  
مردوں کی طرح عورتوں نے بھی  
حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین  
صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی ہے اور سب سے اول  
بیعت کنندہ حضرت ام المؤمنین بیوی صاحبہ تھیں۔

**مرزا سلطان احمد صاحب**  
حضرت کے بڑے لڑکے مرزا  
سلطان احمد صاحب کٹر اسٹنڈ  
کشمیری جنازہ پر پہنچے تھے اور مرزا جنازہ میں اور تدفین میں  
شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المؤمنین  
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کر کے عرض  
کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہ  
ورہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اور میں نے  
سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے کہ میں جائز اور غیر  
کے متعلق غور و فکر نہ کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط  
ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ کے درخوات  
کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرما دیں۔ کہ میری  
کمزور بولوں کو اللہ تعالیٰ نے دیر فرما دے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب موصوف کو اس حدیث کے  
عرض بڑی بڑی سچائی کی توفیق دے۔ آمین۔

**گورنمنٹ پٹنہ میں مسیح موعود کا داخلی رسالہ**  
گورنمنٹ پٹنہ میں مسیح موعود کا داخلی رسالہ  
گورنمنٹ پٹنہ میں مسیح موعود کا داخلی رسالہ

طوف سے ہمیشہ اس اور کافر کے ساتھ ساتھ مسلمان کے ساتھ  
ساتھ جیسا کہ انجیل میں ہے اور نیز ایک ایسے ہندو کی ایک  
کے ساتھ ان میں تمام عوامی و غیر مسلمانوں کو قتل کرنے  
اور سب سے مالک کرنا چاہتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ  
دلوں پر ہمارے اور مسلمانوں کے دلوں سے جو آئندہ  
میں مسلمانوں کے داخل ہونے کے ساتھ ساتھ ان کو دور کر کے گورنمنٹ  
اور ہندو کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ان کو دور کر کے گورنمنٹ  
گورنمنٹ پٹنہ میں مسیح موعود کا داخلی رسالہ

پہلے سید مولیٰ حضرت نبی المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی

**آخری تقریر**  
جو ۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۸ء عصر کو فرمائی۔

**وفات مسیح**  
میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر وحی والہام نہ ہی  
ہوتا تو جی نہیں اصرار قبول نہیں کرتا۔ کہ  
حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ وہ ایسی  
سخت مخالفت تو ہوں گا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمنی  
اور خون کی پیاسی ہیں) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنی  
نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے  
قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا پس صلیب واقعہ کا ہم  
کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔ تو اترے جو بات ثابت ہو  
اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت  
پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگوں سے بچانے  
کے لئے آسمان پر چڑھائے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو انہیں فاروق بن ابی ہاشم  
مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسے امن کا مخصوصیت  
تھی۔ جو اسے آسمان پر چڑھایا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف  
سنہ اللہ دعویٰ کرتا ہے۔ بار شہادت اسی کے ذمہ ہے  
ہم تو قرآن شریف ہی پر ہستے ہیں۔ کہ عیسیٰ فوت ہو چکا  
توفی کے لئے جسے جسم عسکری اڑھایا جانا کہیں ہی نہیں  
پائے جاتے۔ میں نے تلاش کر کے دیکھا۔ ۳۰۰ مرتبہ  
صحیح حدیث میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے  
بجائے موت ہے۔ میں اس خدا جلے کے ان علماء کو کیا  
سہجہ کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں  
آتا۔ کہ میں نے اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں  
جو شخص محض خدا کے کام لیتا ہے۔ میں اس کو دیکھتے  
ہی شہادت کی ریلوے جاتی ہے۔ میں ہم بات کو بڑا وقت  
میں نہیں کرنا چاہتا۔ اچھی طرح سن لو جس بات پر مجھے  
حق نے قائل کیا ہے۔ اور اپنی سوا تو وحی سے اطلاع ہی  
دہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ  
ایسا گندہ ہے کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہو چکا ہے  
سے انکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور گورنمنٹ کو مسلمانوں کے ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی  
کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تردید  
کی کہ ان مثل جیسے عند اللہ کٹھن آدم۔ پس ایسا  
نہی زندہ آسمان پر موجود نہ رہے کہ عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے  
کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسیٰ کی  
بات میں وعدہ لاشرک۔ نہ ٹھہرے۔

تم عیسے کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے  
ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو  
کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام  
میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مر گیا۔

**حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر**

بعد کلمہ شہادت استعاذہ اپنے آیت  
ولتکون منکم امتیٰ دعوت الی الخیر و یحذرون  
عن اللہ۔ شک پڑی۔ اس کے بعد فرمایا۔

**سنتہ الہی متعلق وفات انبیاء**  
میں اس حدیث کی تشریح  
کرنا ہوں۔ جو ابھی اور  
ازل ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا  
ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جو کہ جتن ہے۔ خدا کا  
اوس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات مشہور  
ہے کہ وہ ابھی بلا دشنام میں نہیں پہنچے تھے۔ کہ مرتے ہی  
میں فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
قیصر وکسری کی کھینچوں کا ذکر فرمایا کہ یہودی کھینچ میں نگو  
آپنے وہ کھینچیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کہ چلنے لگے ایسی  
باتوں میں اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔  
یہاں ہی بہت سے لوگ تعجب کریں گے کہ نبی پندنگویان  
کی تین وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں

**میش گئیان گرج پوری ہوا کرتی ہیں**  
میں یہ حدیث  
سننے سے کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا  
ہے کہی اس مراد اس کا منیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے بارہ  
میں فرمایا کہ تم نے موت سے بالی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ  
فرمایا جلا نونہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ  
نہ تھے۔ پس خدا کی آیت رنگ رنگ شکلوں میں پوری ہوتی  
ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے کہ بعض مواہیل



اخذ از مؤلفه مذکور یعنی گنبد حرم آن ملک و یاد شد که آن امور سے ۱۳۴۳ اور ۱۳۴۴ میں کو دور پر چے در اندازہ ہو چکے ہیں۔



تاریخ و حال حضرت مسیح موعود و عید السلام خدا کے فضل سے اکمل صاف کتب خانہ میں آئی۔  
 نقل بلیسی اینی متوفیاب و راقع الہی۔  
 (ایڈیٹر)

مطبوعہ: جنوری ۱۹۰۶ء

از علی بن ابی حمزه

۱۔ اگر دنیا کی انگوٹھ لکٹی تو وہ دیکھتے کہ وہی نے سب نظام بنوایا اور جہاں ہم تھکے کے تھریں بات کر چھوہوین مگر  
جہاں گناہی اعادہ شے کے مطابق عین تیرا دعوے کو وقت و مشقت کے موافقہ بہت بازا کرین اور میر پر تیرا بہن  
جہاں تیرا اور تھوہون ہی کب میں ظاہر ہوئی اور تیرا ہے جی اسے اور تیرا کھڑا ہو جس میں اس پر تیرا ہون ملے  
دنیا سے صاف کیا اور تیرا نے جو قول مذکور ۱۲۔ سنا خدا نے کہ تیرا جو کوہ اور اس کے پانی

[illegible]











